السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جو آدمی پانچوں نمازیں باجماعت اہتمام کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ کبھی کسی مجبوری سے جماعت سے رہ جائے تو اس کے لیے دوسری جماعت کروانا جائز ہے ورنہ دوسری جماعت ہر ایک کیلیے کروانا جائز نہیں۔ کیا یہ موقف درست ہے اور دوسری جماعت کے لیے اقامت کہنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نہیں! کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (۱)...اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ (البقرہ: ۲ ۴۳) میں حکم جماعت پانچوں نمازیں باقاعدہ اہتمام کے ساتھ باجماعت پڑھنے والوں کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اسی حکم میں سب نمازی شامل ہیں، خواہ باقاعدہ باجماعت پڑھنے والے ہوں، خواہ بے قاعدہ، خواہ اہتمام کے ساتھ باجماعت پڑھنے والے ہوں، خواہ بغیر اہتمام کے باجماعت پڑھنے والے، خواہ بلا جماعت پڑھنے والے۔ ہاں دوسری جماعت کے لیے بھی اقامت کہنی چاہیے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاة جلد 1]

محدث فتویٰ